REGD. L. No. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

روزنامہ

لاہور۔ پاکستان

یوم:-

شرح چندہ

سالانہ	۲۱ روپیہ
ششماہی	۱۱ ؍
سہ ماہی	۶ ؍
ماہوار	۲½ ؍
فی پرچہ	۱؍

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلد ۲ | ۱۶ تبوک ۱۳۲۷ھ | ۱۱ ذیقعد ۱۳۶۷ھ | ۱۶ ستمبر ۱۹۴۸ء | نمبر ۲۱۰

اخبار احمدیہ

لاہور ۱۵ تبوک۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج کی اطلاع مظہر ہے کہ حضور کے پاؤں میں تا حال درد کی شکایت ہے۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

حیدر آباد پر حملہ کے خلاف برطانیہ کو انڈین یونین سے احتجاج کرنا چاہیئے

برطانوی دار الامراء میں حزب مخالف کا مطالبہ

لنڈن ۱۵ ستمبر کل رات برطانوی دار الامراء میں حیدر آباد پر انڈین یونین کے حملے پر بحث ہوئی۔ حزب مخالف نے مطالبہ کیا کہ برطانوی حکومت کو حیدر آباد پر انڈین یونین کے جارحانہ حملہ کے خلاف انڈین یونین سے احتجاج کرنا چاہیئے اور مجلس اقوام متحدہ کے ذریعے اس سلسلہ میں غیر جانبدارانہ تحقیقات کرانی چاہیئے۔ حزب مخالف کے لیڈر نے تقریر کرتے ہوئے کہا حیدر آباد پر انڈین یونین کے حملہ کی خبر سنکر ہر شخص کو صدمہ ہوا ہے۔ نظام دکن برطانیہ کے ایک قدیمی اور وفادار دوست ہیں نظام نے اتحادی اقوام سے درخواست کی ہے۔ کہ وہ اس معاملے کی غیر جانبدارانہ طور پر مکمل تحقیقات کریں۔ سلامتی کونسل کا ایک رکن ہونے کی حیثیت سے برطانیہ پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ اس سلسلے میں اپنا فرض ادا کرے اور نظام کی درخواست کو منظور کرنے کے لئے کونسل پر زور دے۔

بحث کا جواب دیتے ہوئے حکومت کی طرف سے کہا گیا کہ حیدر آباد میں جو افسوسناک صورت حالات رونما ہوگئے ہیں۔ حکومت کو اس کا افسوس ہے۔ برطانیہ شروع سے ہی اس امر پر زور دیتا رہا ہے کہ فریقین کو اعتدال سے کام لینا چاہیئے حیدر آباد اور انڈین یونین کے درمیان جو معاہدہ جاریہ ہوا تھا اسکے پیش نظر حکومت اس تجویز پر عمل کرنے کیلئے تیار نہیں ہے کہ اس مسئلہ میں برطانیہ مداخلت کرے۔ چونکہ حیدر آباد نے اب سارا معاملہ سلامتی کونسل کے سامنے رکھ دیا ہے اسلئے اب یہ سلامتی کونسل کا کام ہے کہ وہ اس سلسلے میں جو مناسب سمجھے کرے۔ بہر حال حکومت کی دلی خواہش ہے کہ اس مسئلہ کی مکمل تحقیقات ہو۔ حکومت کو اب بھی توقع ہے کہ حیدر آباد اور انڈین یونین میں جلد ہی مناسب سمجھوتہ ہو جائیگا۔

ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے حکومت نے اس الزام کی تردید کی۔ کہ اس نے کوشش کی تھی کہ حیدر آباد کی اپیل سلامتی کونسل میں نہ جانے پائے۔

ہندوستان کے گورنر جنرل کا نیا آرڈیننس

نئی دہلی ۱۵ ستمبر ہندوستان کے گورنر جنرل نے ایک آرڈیننس جاری کیا ہے جس کی رو سے صوبائی حکومتیں اور یونین کی ریاستیں حسب ضرورت سابقہ ڈیفنس آف انڈیا ایکٹ کی طرح کے قوانین نافذ کر سکینگی۔ جن قوانین کے نفاذ کی فوری ضرورت محسوس کیجا رہی ہے انکی فہرست عنقریب شائع کر دی جائیگی خیال کیا جاتا ہے۔ کہ یہ قوانین حیدر آباد کی جنگ کیوجہ سے نافذ کئے جا رہے ہیں۔

جنوب مغربی محاذ پر آصفی فوج نے جوابی حملہ شروع کر دیا

حیدر آباد کے مضبوط مورچوں سے ابھی ہندوستان کا سامنا نہیں ہوا

حیدر آباد ۱۵ اگست تازہ اطلاعات سے معلوم ہوتا ہے کہ حیدر آباد میں شمال مغرب اور جنوب مغرب کے محاذوں پر گھمسان کی جنگ ہو رہی ہے۔ آصفی فوج نے ایک سخت جوابی حملہ کیا ہے اس حملے کی ہندوستانی ذرائع سے بھی تصدیق ہو گئی ہے۔ شولاپور سے سکندر آباد جانیوالی سڑک پر بھی خونریز جنگ ہو رہی ہے۔ انتہائی شمال مغربی علاقہ میں بھی برابر کی سرحد کے نزدیک گھمسان کی لڑائی ہو رہی ہے۔ بمبئی سے جاری شدہ ایک اطلاع میں دعویٰ کیا گیا ہے کہ انڈین یونین کی فوج نے اورنگ آباد پر قبضہ کر لیا ہے لیکن حیدر آبادی ذرائع سے ابھی اس اطلاع کی تصدیق نہیں ہو سکی۔ حکومت نظام کا جو وفد مجلس اقوام متحدہ میں اپنا معاملہ پیش کرنے کیلئے جا رہا ہے اسکے لیڈر نواب معین نواز جنگ نے پیرس میں ایک بیان دیتے ہوئے کہا انڈین یونین نے بلا وجہ از راہ ظلم حیدر آباد پر حملہ کر دیا ہے میں انصاف پسند دنیا سے اپیل کرتا ہوں۔ کہ وہ اس ظالمانہ حملے کی مذمت کرے اور حیدر آباد کی مدد کرے۔ سید قاسم رضوی صدر مجلس اتحاد المسلمین نے ایک تقریر میں اپیل کی کہ حیدر آبادی

حیدر آبادی نوجوانوں کو مادر وطن کی حفاظت

کے لئے جان تک قربان کرنے سے دریغ نہیں کرنا چاہیئے۔ حیدر آباد کے سرکاری حلقوں کا بیان ہے کہ انڈین یونین کی فوجوں کو ابھی ہمارے مضبوط مورچوں سے سامنا نہیں کرنا پڑا۔ نئی دہلی کے فوجی *

* حلقوں نے بھی اس امر کی تصدیق کی ہے کہ ابھی ہندوستانی فوج آصفی فوج کے مضبوط ترین دستوں سے مقابلہ نہیں ہوا۔

آزاد کشمیر کے قائدین سے کشمیر کمیشن کے ارکان کی ملاقات

تراڑکھل ۱۵ ستمبر کل شام چار بجے کشمیر کمیشن کے ارکان نے آزاد حکومت کے سربراہ چوہدری غلام عباس اور صدر سردار محمد ابراہیم سے ملاقات کی ملاقات ۲½ گھنٹے تک جاری رہی

اخبار ڈیلی میل لنڈن کیطرف سے حیدر آباد پر حملہ کی مذمت

لنڈن ۱۵ اگست اخبار ڈیلی میل نے اپنے کل کے اداریہ میں تحریر کیا ہے کہ "ہند نے ایک سال سے حیدر آباد کے خلاف "ذہنی جنگ" شروع کر رکھی تھی۔ اور اس دوران میں اس نے ہر قسم کے آمرانہ طریقے اختیار کئے۔

"اس نے اپنے پانچویں کالم کی مدد سے حیدر آباد میں حادثات وقوع پذیر کرائے معاہدوں کی خلاف ورزی کی اور ناممکن القبول مطالبات پیش کئے۔ اس نے حیدر آباد کی ناکہ بندی کی۔ یہاں تک کہ نمک اور طبی اشیاء بھی ان لوگوں تک نہ پہنچنے دیں۔" اور اب وہ "نظم ونسق قائم کرنے کیلئے" حیدر آباد پر یلغار کر رہا ہے۔ اور "دوستی کا مشن" لے جا رہا ہے۔

"حکومت ہند میں کوئی شخص ایسا ہے جو ہٹلر کے طریق عمل سے واقف معلوم ہوتا ہے" (اسٹار)

حیدر آباد پر حملہ کے متعلق عرب لیگ غور و خوض کر رہی ہے

اسکندریہ ۱۵ ستمبر۔ کل عرب حلقوں نے حیدر آباد پر حملہ کو قابل افسوس حرکت سے تعبیر کیا۔ عرب لیگ کی سیاسی کمیٹی نے نظام دکن کی اپیل کا جائزہ لیا۔ اور اس پر اس نظریہ سے غور و خوض کیا گیا کہ ہند اور پاکستان دونوں دوست قومیں ہیں۔ کمیٹی نے اس سلسلہ میں کوئی آخری فیصلہ نہیں کیا بلکہ ثالثی کی تجویز پھر پیش کی۔ اسبات کو ممکن سمجھا جا رہا ہے کہ کوئی ایک عرب حکومت مثلاً لبنان ثالثی کے فرائض سر انجام دیگا۔ اسبات کا کوئی امکان نہیں ہے کہ کوئی عرب ملک اس سوال کو اقوام متحدہ کے سامنے اٹھائے گا۔ (اسٹار)

ایڈیٹر:- روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی

پرنٹر و پبلشر عبد الحمید بی۔ اے۔ ایل ایل بی نے گیلانی الیکٹرک پریس ہسپتال روڈ لاہور سے چھپوا کر ۳ میکلیگن روڈ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل

۱۶ ستمبر ۴۸ء

حیدرآباد پر ہندوستانی فوجوں کا حملہ

حکومت ہند کے جارحانہ ارادوں کی بدولت بالآخر حیدرآباد کی سرزمین میدانِ کارزار میں تبدیل ہو ہی گئی۔ ہندوستانی فوجیں اس وقت تین اطراف سے ریاست پر حملہ آور ہیں۔ اعلان جنگ تو نہیں ہوا۔ لیکن ٹینکوں بکتر بند گاڑیوں اور بمبار ہوائی جہازوں کے ذریعے کشت و خون کا بازار گرم کر دیا گیا ہے۔ اس پر ستم ظریفی یہ کہ حملے کو امن و آشتی کا مشن قرار دیا جا رہا ہے اور یہ ظاہر کیا جا رہا ہے کہ امن بحال کرانے کی نیت سے جنگ و جدال اور قتل و غارت کے دیوتاؤں کی یہ خدمات حاصل کی گئی ہیں نہ معلوم امن و آشتی سے انڈین یونین کی کیا مراد ہے اور صلح جوئی کا کیا مفہوم اس کے ذہن میں ہے کہ بظاہر کشتوں کے پشتے لگائے جا رہے ہیں۔ لیکن ہو رہا ہے "امن" قائم اور وہ بھی امن و امان کے گہوارے میں حقیقت یہ ہے کہ حیدرآباد پر ہندوستان کا حملہ تو تعجب خیز اور حیرت انگیز امر نہیں۔ کیونکہ آزادی ملنے کے بعد سے وہ جس روش پر قائم ہے اور برسر اقتدار آتے ہی جو طور طریق اس نے اختیار کئے ہیں ان کے پیش نظر اس کا حملہ آور ہونا اسی طرح متوقع تھا۔ جس طرح بزور شمشیر وہ جوناگڑھ میں جا براجا اور پھر کشمیر کی مسلم ریاست پر چڑھ دوڑا لیکن فوج کشی کے لئے جو بہانہ تراشا گیا ہے وہ اس قدر لچر ہے کہ ایک لمحے کے لئے بھی کوئی معقول آدمی اس پر یقین نہیں کر سکتا اگر برطانوی اور امریکی باشندوں کا ریاست چھوڑنے سے انکار ہی اس بات کا بین ثبوت ہے کہ حیدرآباد میں بالکل امن ہے اور وہاں کسی کے لئے بھی ڈرنے یا خوف کھانے کی گنجائش نہیں۔ البتہ امن بحال کرنے کے لئے انڈین یونین کی فوجوں کے واسطے ان کا اپنا ملک کچھ کم وسیع نہیں۔ سال گذشتہ کے قیامت خیز واقعات کے بعد سے فساد کی آگ تاہنوز سرد نہیں پڑی ہے۔ گو دہلی آگرہ اور بریلی وغیرہ میں یہ دبی ہوئی چنگاریاں اپنی چمک دکھا چکی ہیں۔ آئندہ کا بھروسہ نہیں کیونکہ سردار پٹیل پارلیمنٹ میں تو تسلیم کر چکے ہیں کہ بعض عناصر شرارت پر تلے ہوئے ہیں۔ اندریں صورت حملے کا جواز ڈھونڈنے کے لئے ریاست کی اندرونی گڑبڑ کا فسانہ دنیا کی آنکھوں میں خاک جھونکنے کی کوشش نہیں تو اور کیا ہے۔ ہندوستان اور حیدرآباد کی باہمی چپقلش کے تمام سیاسی پہلوؤں اور ان کی خود غرضیوں پر پردہ ڈالکر شفقت علی خلق اللہ کا ڈھنڈورہ پیٹتے ہوئے لڑائی کا بگل بجا دینا قابل تحسین قرار نہیں دیا جا سکتا بالخصوص اس حال میں کہ جب یہ معاملہ یو این او میں پیش کر دیا گیا تھا اور تمام سابقہ گفت و شنید کے ناکام ہو جانے کے باوجود بھی پر امن سمجھوتہ اور تصفیہ کی ایک راہ نکل آئی تھی۔ یہ روش آج نہیں تو کل حکومت ہند کو دنیا بھر میں بدنام کر کے رکھ دے گی۔ کیونکہ اب حیدرآباد کا ہی سوال نہیں بلکہ یو این او کے وقار کا سوال بھی بیچ میں آ گیا ہے یو۔ این۔ او کے سامنے پیشی سے پہلے انڈین یونین کی حیدرآباد پر فوج کشی کا اگر اس کی گذشتہ کارگذاریوں کی روشنی میں تجزیہ کیا جائے تو صاف معلوم ہو جاتا ہے کہ اس اسلامی ریاست کو بھی ختم کر دینے کے لئے وہی طریق اختیار کیا گیا ہے۔ جیسے جوناگڑھ اور کشمیر کے معاملات میں روا رکھا گیا۔ ہندوستان کو نظر آ رہا تھا کہ انجمن اقوام متحدہ زیادہ سے زیادہ یہی کر سکتی ہے۔ کہ وہ استصواب رائے کے ذریعے حیدرآباد کی قسمت کا فیصلہ کرا دے۔ سو حکومت نظام اسکے لئے پہلے ہی تیار ہے اور اس کی رعایا بکلی اس کے ساتھ ہے اس لئے مصلحت اسی میں ہے کہ جوناگڑھ اور کشمیر کی طرح فوج کشی کر کے پہلے ہی قبضہ جما لیا جائے اور پھر دہشت پھیلا کر عوام کو کسکنے نہ دیا جائے تا اگر رائے شماری ہی فیصلے کا آخری طریق قرار پائے۔ تو ریاست کی انڈین یونین میں شمولیت مشتبہ نہ رہے۔ چنانچہ ظاہر ہے۔ کہ ریاست میں امن قائم کرنے کے لئے نہیں بلکہ دہشت پھیلانے اور سنگینوں کی نوکوں پر ووٹ حاصل کرنے کے لئے حیدرآباد پر دھاوا بولا گیا ہے اور یہ محض دکھاوا ہے کہ حاملانِ تیغ و تفنگ اپنے آپ کو امن کا علمبردار ظاہر کر رہے ہیں۔

بہر حال انڈین یونین نے حملہ کرنے میں پہل کر کے حیدرآباد کی مظلومیت کو ثابت کر دیا ہے اور دنیا پر ظاہر ہو گیا ہے کہ پُر امن تصفیہ کی راہ سے کون گریز کر رہا ہے اور کون اس پر آمادگی کے اظہار کے لئے اب بھی تیار ہے۔ اس وقت حیدرآباد میں لڑائی جاری ہے پہلی یلغار کی تھوڑی بہت پیش قدمی جو ابتداء میں ہر حملہ آور کو نصیب ہو ہی جاتی ہے ہندوستانی فوجوں کو سرشار کئے ہوئے ہے۔ لیکن یہ امر فراموش نہیں کرنا چاہئے کہ اپنی آزادی کو برقرار رکھنے کی خاطر سینہ سپر ہونے والوں کے حوصلے آسانی سے پست نہیں ہوتے ان کے حوصلے بلند اور عزائم دن بدن پختہ ہی ہوتے جاتے ہیں۔ کشمیر کی جنگ آزادی اسکی واضح مثال ہے آغاز کے قہقہے انجام کی مسکراہٹ پر بدرجہا فضیلت رکھتے ہیں۔ ابتدائے کار کی مسرت ناپائیدار ثابت ہو سکتی ہے لیکن انجام کار نصیب ہونے والی مسکراہٹ ملدارست کی دولت سے مالا مال ہوتے ہوئے دغا نہیں دیتی۔ نتیجہ خواہ کچھ ہی نکلے ہندوستان منہ کی کھائے یا حیدرآباد مارا جائے یہ ایک حقیقت ہے کہ محض جنگ پر ہی حصر کرتے ہوئے ہندوستان کا یو۔ این۔ او کی مداخلت کو نظر انداز کرنا ناعاقبت اندیشی پر دلالت کرتا ہے۔ اسے چاہیئے کہ جب معاملہ یو۔ این۔ او تک پہنچ چکا ہے۔ اپنی جارحانہ روش سے دستکش ہو جائے۔ اور پُر امن تصفیہ کے اس آخری امکان کو خاک میں ملا کر اپنی خاک نہ اڑائے۔ گذشتہ دس ماہ سے وہ کشمیر میں الجھا ہوا ہے۔ مسلمانوں کے قتل عام اور جوناگڑھ پر قبضے کی زیادتیوں کا ابھی اسے جمعیتِ اقوام کے سامنے جواب دینا ہے۔ ایسے حال میں اپنی جارحانہ کارگذاریوں کی فہرست میں ایک اور کارنامے کا اضافہ انتہائی مضر ثابت ہو سکتا ہے۔ حیدرآباد کے مسئلہ میں دنیائے اسلام جس دلچسپی کا اظہار کر چکی ہے۔ اس سے خطرہ ہے کہ لڑائی کی یہ چنگاری بھڑک کر سارے مشرق کو اپنی لپیٹ میں نہ لے لے اور برعظیم کی اقوام کی نگاہ میں ہی نہیں۔ ہندوستان دنیا کی رائے عامہ کے نزدیک ملزم گردانا جائے۔

ترسیل زر اور انتظامی امور کے متعلق مینجر الفضل سے خط و کتابت کریں۔

پاکستان کے نئے قائمقام گورنر جنرل

وقت کی نزاکت یہ تقاضہ کر رہی تھی کہ گورنر جنرل کا تقرر جلد سے جلد عمل میں لایا جائے۔ اور قائداعظم کی وفات سے جو آئینی طور پر خلاء پیدا ہو گیا ہے۔ اسکو بلا توقف پر کر دیا جائے۔ سو الحمد للہ یہ انتظار جس کے طویل ہونے کا خطرہ پیدا ہو چلا تھا ختم ہو گیا اور بنگال کے صف اول کے سیاستدان خواجہ ناظم الدین قائمقام گورنر جنرل مقرر کر دئے گئے اور کل آپ نے حلف اٹھا کر اس عہدہ جلیلہ کا چارج بھی سنبھال لیا۔ خواجہ ناظم الدین کو اپنے اخلاص اور بے لوث خدمات کی وجہ سے مسلمان لیڈروں میں ممتاز مقام حاصل ہے۔ آپ کی خداداد لیاقت حسن تدبر اخلاص اور سلجھی ہوئی طبیعت کی بناء پر آپ کے تقرر پر اطمینان کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ ہماری دعا ہے کہ اس انتہائی نازک دور میں جبکہ ہم خدائی مشیت کے ماتحت قائداعظم کی راہنمائی سے محروم کر دیئے گئے ہیں خدا تعالےٰ ہمارے نئے قائمقام گورنر جنرل کو اس قومی شیرازے کو متحد رکھنے کی توفیق بخشے جسے قائداعظم نے انتہائی جانفشانی سے متحد کر دکھایا تھا اور جو قائداعظم کے عظیم ترین کارناموں میں سے ایک زبردست کارنامہ ہے ابھی ہندوستان اور پاکستان کے درمیان بیشمار مسائل حل طلب ہیں اور قائداعظم کے انتقال کے معاً بعد ہندوستانی فوجوں کے حیدرآباد پر اچانک حملے سے فضا پہلے سے کہیں زیادہ مکدر ہو چکی ہے اور حالات سلجھنے کی بجائے اور زیادہ پیچیدہ ہو گئے ہیں۔ خدا تعالےٰ آپ کی راہنمائی فرمائے تا اسکی عطا کی ہوئی فراست اور بلند پایہ لیاقت سے کام لے کر آپ قوم و ملت کی صحیح راہنمائی کر سکیں اور پاکستان ترقی و عروج کی ان منازل پر گامزن ہو سکے کہ جس پر قائداعظم ہم کو گامزن دیکھنا چاہتے تھے

ایڈیٹر صاحب الفضل کی علالت

مکرم جناب شیخ روشن دین صاحب تنویر ایڈیٹر الفضل گذشتہ ایک ہفتہ سے بعارضہ بخار بیمار ہیں۔ بیماری کسی قدر پیچیدہ صورت اختیار کر گئی ہے۔ اسلئے احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ ایڈیٹر صاحب کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔

قائداعظم محمد علی جناح

کل من علیہا فان ویبقیٰ وجہ ربک ذوالجلال والاکرام

از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے رتن باغ لاہور

پاکستان کے بانی اور پہلے گورنر جنرل قائداعظم محمد علی جناح کی اچانک اور المناک وفات کی خبر ساری دنیا میں پہنچ کر مرنے والے لیڈر کے لئے جسے ۔۔۔ قائداعظم کا خطاب ملا تھا خراج تحسین و عقیدت حاصل کر چکی ہے۔ جیسا کہ قرآنی آیت مندرجہ عنوان میں بتایا گیا ہے۔ خدا کے سوا دنیا کی ہر چیز فانی ہے البتہ وہ چیز جسے خدا نے اپنی خاص توجہ سے دائمی بقا کے لئے چن لیا ہو ضرور باقی رہتی اور خدا کے قیوم ہونے کا عملی ثبوت مہیا کرتی ہے۔ اس اصول کے ماتحت انسان کا مادی جسم فانی قرار دیا گیا ہے۔ اور اس کی روح ہمیشہ کی زندگی پانے والی قرار پائی ہے۔ پس گو قائداعظم کا جسم خاکی سپرد خاک ہو کر اپنے دنیوی دور زندگی کو ہمیشہ کے لئے ختم کر چکا ہے مگر ان کی روح اپنے اچھے اور شاندار اعمال کے ساتھ زندہ ہے اور زندہ رہیگی۔

میرا احساس ہے کہ جس طرح خدا تعالیٰ دنیا کی دینی اور روحانی حیات اور ترقی کے لئے انبیاء و مرسلین کا وجود پیدا کرتا رہتا ہے۔ اسی طرح وہ بعض اوقات دنیا کی مادی اور قومی اور سیاسی اور علمی ترقی کے لئے بھی بعض خاص خاص وجود پیدا کرتا ہے۔ کیونکہ گو انسانی زندگی کا اصل مقصد خدا کا تعلق ہے مگر اس بات میں کیا شک ہے کہ اس تعلق سے اتر کر دنیا کی مادی اور علمی ترقی بھی خدا کی توجہ کے دائرہ سے باہر نہیں سمجھی جاسکتی ظاہر ہے کہ جب دین کے علاوہ خدا نے اس دنیا کے تمام مفید شعبوں کو بھی چلانا اور ترقی دینا ہے۔ تو پھر اس کی نصرت کا دائرہ صرف اخروی امور تک ہی محدود نہیں سمجھا جا سکتا بلکہ خدا اپنی باریک در باریک حکیمانہ قدرت سے ہر دنیوی میدان کی ترقی کے لئے بھی سامان پیدا فرماتا ہے اور میں یقین رکھتا ہوں کہ دنیا کی بہت سی مفید ایجادیں بھی ایک رنگ کے غیبی القاء اور خدائی نصرت کے ماتحت وقوع میں آئی ہیں بہر حال اللہ تعالیٰ کی یہ سنت ہے کہ وہ نہ صرف مخصوص دینی اور روحانی میدان میں بلکہ ہر قسم کے میدان میں جو بنی نوع انسان کے لئے مفید ہو اپنے بعض بندوں کی نصرت فرما کر انسانیت کی ترقی کا سامان پیدا کرتا ہے۔ اور یقیناً اس کی یہ سنت مسلمانوں کے ساتھ زیادہ مخصوص ہے۔ کیونکہ وہ اس کے محبوب رسول اور اولین و آخرین کے سردار کی طرف منسوب ہونے والی قوم ہے

میں سمجھتا ہوں کہ خدا تعالیٰ کی مشیت نے قائداعظم محمد علی جناح کو بھی اسی رنگ میں اپنی خاص نصرت سے نوازا اور ان کے ذریعہ اس برعظیم کے مسلمانوں کا سیاسی شیرازہ غیر معمولی رنگ میں متحد کر دیا۔ قائداعظم میں بہت سی خوبیاں تھیں۔ مگر ان کا جو کام سب سے زیادہ نمایاں ہو کر نظر آتا ہے وہ یقیناً یہی ہے کہ ان کے ذریعے مسلمانان ہندوستان (میری مراد تقسیم سے پہلے کا ہندوستان ہے) اپنے سیاسی اتحاد کی لڑی میں پروئے گئے جو اس سے پہلے بالکل مفقود تھا۔ لوگ کہتے ہیں کہ قائداعظم کا سب سے بڑا کارنامہ پاکستان کا وجود ہے۔ میں کہتا ہوں۔ کہ بیشک پاکستان کا وجود ایک بہت بڑا کارنامہ ہے جو غالباً دنیائے سیاست میں عدیم المثال سمجھا جاسکتا ہے۔ مگر میری نگاہ قائداعظم محمد علی جناح کے اس کارنامہ کی طرف زیادہ اٹھتی ہے جو خود تو پاکستان نہیں مگر پاکستان کو وجود میں لانے کا سب سے بڑا بلکہ ظاہری اسباب کے لحاظ سے گویا واحد ذریعہ ہے۔ میری مراد مسلمانوں کا سیاسی اتحاد ہے جس نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ اتحاد میں وہ برکت اور وہ طاقت ہے جو دنیا کی اور کسی چیز کو حاصل نہیں۔ قائداعظم سے پہلے ہندوستان کے مسلمان سیاسی لحاظ سے ایک منتشر گلہ کی صورت میں تھے۔ جن کی بھیڑیں دو دو چار چار کی ٹولیوں میں ادھر ادھر پھرتی ہوئی جنگل کے بھیڑیوں کا شکار ہو رہی تھیں اور جو چاہتا ان کی جس ٹولی کو پکڑ کر اپنے پیچھے یا کسی دوسرے کے پیچھے لگا لیتا تھا۔ اور اس طرح مسلمانوں کے سواد اعظم کا سارا زور آپس کے تفرقہ اور انشقاق کی نذر ہو رہا تھا اور اسلام کا ہوشیار دشمن مسلمانوں کی اس کمزوری سے پورا پورا فائدہ اٹھانے میں مشغول تھا۔ مگر خدا نے ہاں ہمارے علیم و قدیر خدا نے محمد علی جناح کو یہ توفیق عطا کی کہ اس کے ذریعہ ہندوستان کے پچانوے فی صدی مسلمان سیاسی اتحاد کی لڑی میں پروئے گئے۔ اور جب یہ اتحاد قائم ہو گیا۔ تو پھر اس اتحاد کا وہ لازمی اور طبعی نتیجہ بھی فوراً ظہور میں آگیا جو ازل سے مقدر تھا یعنی دشمن نے ہتھیار ڈال کر مسلمانوں کے متحدہ مطالبہ کو مان لیا۔ کیونکہ دس کروڑ کی قوم کے متحدہ مطالبہ کو رد کرنا دنیا کی کسی طاقت کے اختیار میں نہیں ہے۔ پس میں قائداعظم کے کارناموں میں مسلمانوں کے سیاسی اتحاد کو نمبر ۱ پر رکھونگا اور پاکستان کے وجود کو نمبر ۲ پر۔ اور میں یقین رکھتا ہوں کہ ہر عقلمند شخص میرے اس نظریہ سے اتفاق کرے گا۔

مسلمانوں کے سیاسی اتحاد اور پاکستان کے وجود کے بعد قائداعظم محمد علی جناح کا سب سے بڑا کام اور سب سے بڑا وصف ان کا عزم استقلال تھا۔ دنیا جانتی ہے کہ ان کے رستہ میں بعض اوقات ایسی ایسی مشکلات پیش آئیں کہ وہ اکثر انسانوں کو بے دل کرنے اور ہمت ہار کر سمجھوتہ کر لینے پر مجبور کر دیتی ہیں مگر قائداعظم محمد علی جناح ہمیشہ ایک مضبوط چٹان کی طرح اپنی جگہ پر قائم رہے اور مسلمانوں کی کشتی کو نہایت عزم اور استقلال کے ساتھ چلاتے اور ارد گرد کی چٹانوں سے بچاتے ہوئے منزل مقصود پر لے آئے بعض اوقات درمیان میں ایسے نازک مواقع بھی آئے کہ جب دنیا نے انہیں بظاہر سمجھوتے کی طرف مائل ہوتے ہوئے محسوس کیا۔ اور گو وقتی حالات کے ماتحت وقتی سمجھوتے قابل اعتراض نہیں ہوتے مگر بعد کے حالات نے بتا دیا کہ یہ صرف دشمن کے ساتھ گفت و شنید کا ایک حکیمانہ انداز تھا اور یہ کہ آخری مقصد کو کسی حالت میں بھی نظر انداز نہیں کیا گیا۔ یہی وجہ ہے کہ ریڈیو کی رپورٹ کے مطابق دہلی کے مشہور اخبار ہندوستان ٹائمز نے مسٹر جناح کی وفات پر تبصرہ کرتے ہی یہ الفاظ لکھے ہیں کہ "مسٹر جناح نے دنیا کے سب سے بڑے سیاستدان (غالباً پنڈت نہرو کی طرف اشارہ ہے یا شاید مسٹر گاندھی مراد ہوں) کے ساتھ زور آزمائی کی اور اس مقابلہ میں فتح پائی"۔

قائداعظم محمد علی جناح کا تیسرا نمایاں وصف ہر قسم کی پارٹی بندی سے بالا ہو کر غیر جانبدارانہ انصاف پر قائم رہنا تھا یہ وصف بھی قومی ترقی اور ملکی استحکام کے لئے نہایت ضروری چیز ہے اور پاکستان کے سب سے پہلے گورنر جنرل نے اس معاملہ میں بہترین مثال قائم کر کے پاکستان کی حکومت کے لئے ایک دائمی مشعل راہ پیدا کر دی ہے۔ قائداعظم کے نزدیک پاکستان کے شیعہ اور سنی۔ احمدی اور اہل حدیث پارسی اور عیسائی اور پھر نام نہاد اچھوت اور غیر اچھوت سب ایک تھے۔ اور ان کے لئے صرف یہی ایک معیار قابل لحاظ تھا کہ ایک شخص کام کا اہل ہو اور یہ وہی زریں معیار ہے جس کی طرف قرآن شریف نے ان مبارک الفاظ میں توجہ دلائی ہے کہ ان اللہ یامرکم ان تؤدوا الامانات الیٰ اھلھا واذا حکمتم بین الناس ان تحکموا بالعدل۔ یعنی "اے مسلمانو خدا تمہیں حکم دیتا ہے کہ چونکہ حکومت کے عہدے ایک ملکی امانت ہیں۔ پس تم ہمیشہ اس امانت کو اہل لوگوں کے سپرد کیا کرو خواہ وہ کوئی ہوں اور پھر جو شخص کسی عہدہ پر مقرر ہو اس کا فرض ہے کہ سب لوگوں کے درمیان کامل عدل کا معاملہ کرے"۔

مرنے والے لیڈر میں خوبیاں تو بہت تھیں مگر میں اس جگہ صرف ان تین بنیادی خوبیوں کے ذکر پر ہی اکتفا کرتا ہوں یعنی اتحاد و تنظیم، عزم و استقلال اور غیر جانبدارانہ انصاف۔ اور میں پاکستان کے مسلمانوں سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ ان خوبیوں کو اپنا مشعل راہ بنائیں۔ کیونکہ قائداعظم محمد علی جناح کی یہی بہترین یادگار ہو سکتی ہے کہ ان کے نیک اوصاف کو زندہ رکھا جائے۔ اور دراصل دنیا میں وہی شخص زندہ رہتا ہے جس کی قوم اس کی یاد کو زندہ رکھتی ہے۔ فقط

(خاکسار مرزا بشیر احمد رتن باغ لاہور ۹ ۴۸ء)

مدارِ نجات

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں

۱۔ "مدار نجات کا اس بات پر ہے کہ انسان اپنے مولیٰ کریم کی جانب کو تمام دنیا اور اسکے عیش و عشرت اور اس کے مال و متاع اور اسکے تمام تعلقات پر یہاں تک کہ اپنے نفس پر بھی مقدم سمجھے اور کوئی محبت خدا کی محبت پر غالب ہونے نہ پاوے۔ (براہین احمدیہ حصہ دوم)

۲۔ "میں بہت قریب عذاب کی تمہیں اطلاع دیتا ہوں اپنے لئے وہ زاد جلد تر جمع کرو کہ کام آوے میں یہ نہیں چاہتا کہ تم سے کوئی مال لوں اور اپنے قبضہ میں کر لوں بلکہ تم اشاعت دین کے لئے ایک انجمن کے حوالے اپنا مال کرو گے اور بہشتی زندگی پاؤ گے۔ بہتیرے ایسے ہیں کہ وہ دنیا سے محبت کر کے میرے حکم کو ٹال دینگے مگر بہت جلد دنیا سے جدا کئے جائینگے۔ تب آخری وقت میں یہ کہیں گے۔ ھٰذا ما وعد الرحمٰن و صدق المرسلون (رسالہ الوصیت)

پس نجات حاصل کرنے کے لئے یعنی بہشتی زندگی پانیکے

جہاں زندگی جنم لیتی ہے اور موت پر نفرین آمیز قہقہے لگائے جاتے ہیں

کشمیر کا محاذِ جنگ۔ جوان ارادوں کا ماحول

ہمارے نامہ نگار خصوصی کے عینی مشاہدات

لاہور ۱۵ ستمبر۔ گذشتہ پندرھواڑے میں مجاہدین کے چند سرداروں کی کرمفرمائی کی بدولت ہمیں کشمیر کا محاذ دیکھنے کا موقع میسر آ گیا ہم نے اس دورے میں کیا دیکھا کھنڈرات بنے ہوئے تاریخی قصبات۔ جابجا ملبے اینٹوں ہڈیوں اور ڈھانچوں کے ڈھیر۔ پاکستان سے تیس چالیس میل دور ہی بعض قصبے تو ایسے نظر پڑے جن میں نام کو بھی ایک آدھ دیوار سالم نہ چھوڑی گئی تھی۔ ۷ ماہ رواں کو ہمیں ایک ایسے تاریخی قصبے کو دیکھنے کا موقع ملا۔ جس کے دو میل لمبے احاطے میں سوائے ایک مسجد کے (جس کے مینار اعلائے کلمۃ الحق کی شہادت دے رہے تھے) ایک بھی مکان ایسا نظر نہ آیا۔ جسے بم مار مار کر ہندوستانی توپوں نے سطح زمین سے نہ ملا دیا ہو۔ شام اپنی سانولی تاریکیوں کیساتھ شہر خموشاں کا احاطہ کر رہی تھی کہ ہمارا قافلہ ان کھنڈرات میں داخل ہوا مسجد کے علاوہ ایک اور جگہ ایسی تھی جس کی طرف ہمارے قدم خود بخود اُٹھ گئے جہاں ایک کی بجائے دو تین دیئے جل رہے تھے قریب پہنچے تو اُس پر آزاد کشمیر "ریڈ کراس" کا بورڈ آویزاں دیکھا لیکن احاطے کی دیواریں نابود تھیں اور دو ایک بیرکوں کی چھتیں گرنے کی بجائے اڑی ہوئی معلوم ہوتی تھیں ہسپتال میں قریباً ۶۰ مریض تھے ۲ ڈاکٹر اور ۶ کمپاؤنڈر۔ اُن سے پوچھ گچھ پر معلوم ہوا ہے کہ قصبے کو کاملاً تباہ کرنیکے باوجود اب بھی دشمن قریباً روزانہ دیئوں کی لَو دیکھکر بم گرانے کیلئے آجاتا ہے مریضوں کو، جہاز کی آواز سنکر اِدھر اُدھر سر چھپانے کیلئے دوڑنا پڑتا ہے جس سے اُنکے زخموں کے سیئے سلائے ٹانکے ٹوٹ جاتے ہیں اور دن میں کم از کم ایکدفعہ ضرور یہ زخم از سرِ نو تازہ ہو جاتے ہیں مریضوں میں ۲ بوڑھے ۹ بچے اور باقی جوان تھے جوانوں کے چہروں سے ایسا مترشح تھا جیسے انہیں جان بوجھ کر زخموں کے نشان دیکر جیلی شکنجوں میں جکڑ دیا گیا ہو کیونکہ وہ ان عارضی زخموں کی بندھنوں کو توڑ تاڑ کر دوبارہ میدانِ کارزار میں کود پڑنے کیلئے بیحد بیتاب نظر آتے تھے۔ میرے سوالات کے جواب میں بعض نے بصد حسرت و یاس اشکبار آنکھوں سے التجا کی۔ کہ ہمیں ہسپتال سے اجازت دلا دی جائے۔ ہم لڑنے کے قابل ہیں۔ ہم جہاد میں حصہ لینے کے لئے بیتاب ہیں۔ لیکن یہ ڈاکٹر جی ہمیں اس کارِ خیر سے روکے ہوئے ہیں۔ ہسپتال کے اس جراءت آمیز ماحول سے نکل کر چھٹکی ہوئی چاندنی میں بلند پہاڑیوں کے نشیب و فراز کو پھاندتے ہوئے صبح کے تڑکے کے قریب ہم آزاد کشمیر کے مجاہدین کے اُس جرأت آفرین ماحول میں پہنچے۔ جہاں زندگی جنم لیتی ہے اور موت پر نفرین آمیز قہقہے لگائے جاتے ہیں۔ فطرت کی انگڑائیاں لیتی ہوئی شاداب رعنائیوں کے اس سرسبز ماحول میں ہلالی وردیوں میں ملبوس چوڑے چکلے سینے ابھرے ہوئے بازوؤں والے کڑیل مجاہدین رائفلوں اور دیگر آلات سے مسلح چلتے پھرتے اس طرح معلوم ہوئے جس طرح کوہستان کے شہزادے ٹہل رہے ہوں۔

میرے پوچھنے پر آزاد کشمیر کی ایک بٹالین کے کمانڈر نے مجھے بتایا کہ دشمن مردانہ مقابلے کے تمام اُصول چھوڑ کر اپنی کارگزاری دکھانے کے لئے محض معمول پر اُتر آیا ہے آس پاس کی ہر پہاڑی پر روزانہ آٹھ آٹھ دس دس گولے علی الصبح پھینک جانا۔ اور بعد از دوپہر ۲۵-۲۵ پونڈ کے دس دس گولے بے نشانہ پھینک دینا اُس کا معمول ہے۔ اور ہم حیران ہیں۔ کہ نہرو گورنمنٹ اپنے ان شیروں کی کن کارگزاریوں پر نازاں ہو کر آئے دن اعلان شائع کر دیتی ہے گذشتہ چھ سات دنوں سے کیونکہ بتا کر میں نے اُن سے اُن کے محاذ کی اصل حقیقت دریافت کی تو انہوں نے کہا۔ ہم رات کو جارحانہ اقدام کریں گے۔ اس کے بعد دشمن جو کریگا اُس سے آپ کو بخوبی اندازہ ہو جائے گا۔ کہ وہ کس بوتے پر اکڑتا ہے۔

چنانچہ ۸ ماہ رواں کی شام کو آزاد مجاہدین نے دشمن کی پہاڑی پر چھوٹی توپوں سے ۸ گولے برسائے۔ جس کے جواب میں دشمن نے بھی آٹھ گولے پھینکے۔ آزاد مجاہدین نے جواباً پھر چھ گولے برسائے۔ اور اُس کے ساتھ ہی ہمسایہ مجاہد بٹالین نے چھ گولے پھینکے لیکن دشمن اسکے بعد صرف چھ گولے پھینک کر چپ ہو رہا۔ حالانکہ مجاہدین اُسکے بعد دونوں پہاڑیوں سے پورے دس منٹ تک متواتر گولہ باری کرتے رہے۔ اور حیرت اس پر ہے کہ اگلی صبح کو جو کمیونک ہندوستانی فوجوں کی طرف سے شائع ہوا۔ اُس میں نجط جلی یہ رقم تھا "ہماری فوجیں سارا دن جارحانہ اقدامات کرتی رہیں۔ اور دشمن کو اسکی معمولی فائرنگ کا جواب اس مستعدی سے دیا گیا۔ کہ اُسے خاموش ہوتے ہی بنی" میں نے دوربین سے دیکھا۔ ہندوستانی فوجوں کے سنگر اور خندقیں پختہ تھیں لیکن اس پختگی کے باوجود اُن میں اتنی جراءت بھی نہیں تھی کہ وہ رات کے وقت مجاہدین کے مقابلے پر کوئی گشتی دستہ ہی بھیج سکیں۔

یہ مہینہ خوشگوار ہے لیکن آئندہ آنے والا ہر دن سردی میں اضافے کا موجب ہو گا میں نے دیکھا مجاہدین نہایت تنگی ترشی سے بسر کر رہے ہیں۔ اُن کے ارادے بلند اور عزائم پختہ ہیں لیکن انہیں بعض چیزوں کی بے حد ضرورت ہے اور وہ چیزیں ہیں۔ گرم کپڑے۔ گرم جرابیں جیلیاں۔ خشک پھل۔ بھُنے ہوئے چنے۔ سینے کی اشیاء کی خریطیاں۔ دودھ کے ڈبے۔ چائے۔ گڑ اور مچھروں سے بچنے والا تیل اور کریم وہ کشمیر ہی کے نہیں پاکستان کے محافظ ہیں۔ اور مصائب کو مردانہ وار جھیلتے ہوئے سربکف مصروفِ جہاد ہیں۔

ہمیں چاہیئے کہ موسم کے مطابق اُن کی ضروریات کو پورا کر کے ملک و قوم کی اس خدمت میں حتی المقدور حصہ لیں۔

دردِ اسلام

از حضرت مرزا غلام احمدؑ قادیانی علیہ الرحمۃ والرضوان

می سزد گر خون ببارد دیدۂ ہر اہلِ دین
دین حق را گردش آمد صعبناک و سہمگین
آنکہ نفس اوست از ہر خیر و خوبی بی نصیب
پیش چشمانِ شما اسلام در خاک اوفتاد
ہر طرف کفر است جوشان ہمچو افواجِ یزید
مردمِ ذی مقدرت مشغول عشرت ہای خویش
عالمان را روز و شب باہم فساد از جوشِ نفس
اے مسلمانان چہ آثارِ مسلمانی ہمین ست
اے برادر دل منہ در دولتِ دنیای دون
یاد ایامی کہ این دین مرجعِ ہر کیش بود
بر زمین گسترد ظلِ تربیت از نورِ علم
این زمانے آنچنان آمد کہ ہر ابن الجہول
صد ہزاران ابلہان از دین برون بردند رخت
ہر مسلمانان ہمہ ادبار زین رہ اوفتاد
گر بگردد عالمی از راہِ دینِ مصطفیٰ
فکر ایشان غرق ہر دم در رہِ دنیای دون
ہر کجا در مجلسی فسق است ایشان صدر شان
با خرابات آشنا بیگانہ از کوی ہدیٰ
رو بگردانید دلداری کہ صد اخلاص داشت
آن زمان دولت و اقبالِ ایشان در گذشت
از رہِ دین پروری آمد عروج اندر نخست
یا الٰہی باز کے آید ز توفیقت مدد
این دو فکر دینِ احمد مغزِ جان ما گداخت
اے خداوند آو برما آبِ نصرت ہا ببار
بر پریشان حالیِ اسلام و قحط المسلمین
سخت شوری اوفتاد اندر جہان از کفر و کین
می تراشد عیب ہا در ذاتِ خیر المرسلین
چیست عذری پیش حق اے مجمعِ متنعمین
دینِ حق بیمار و بیکس ہمچو زین العابدین
خرم و خندان نشستہ با بتانِ نازنین
زاہدان غافل سراسر از ضرورت ہای دین
دین چنین ابتر شما در جیفۂ دنیا رہین
زہر خونریز است در ہر قطرۂ این انگبین
عالمی را وارہانید از رہِ دیوِ لعین
پای خود می زد ز عز و جاہ بر چرخِ برین
از سفاہت می کند تکذیب این دینِ متین
صد ہزاران جاہلان گشتند صید الماکرین
کز پی دین ہمت شان نیست با غیرت قرین
از رہِ غیرت نمی جنبند ہم مثل جنین
مالِ ایشان غارت اندر راہِ نسوان و بنین
ہر کجا ہست از معاصی حلقہ ہای ایشان نگین
نفرت از اربابِ دین با می پرستان ہمنشین
چون ندید اندر دلِ این قوم صدقِ المخلصین
شوخیٔ اعمال شان آورد ایامی چنین
باز چون آید بیابد ہم از این رہ بالیقین
باز کے بینیم آن فرخندہ ایام و سنین
کثرتِ اعدائے ملت قلتِ انصارِ دین
یا مرا بردار یا رب زین مقامِ آتشین

درخواستہائے دعا

(۱) مجھ پر بلا وجہ ایک فوجداری مقدمہ بن گیا ہے احباب سے درد مندانہ درخواست دعا ہے کہ میری باعزت کامیابی کے لئے دعا فرما دیں سید سجاد احمد

(۲) میرا چھوٹا عزیز سید اعجاز احمد انسپکٹر بیت المال ایک مہینہ سے شدید طور پر حافظ آباد میں بیمار ہے چارپائی سے اٹھنا چلنا پھرنا بھی اب محال ہے احباب سے اسکی صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے درخواست ہے

سید علی احمد صاحب قادیانی

ہالینڈ میں تبلیغ اسلام — صداقت احمدیہ کا زندہ ثبوت

میں نے اسلام کیوں قبول کیا؟

ایک نومسلم یورپین خاتون کے قلبی تاثرات

احباب تک قبل ازیں یہ خوشکن خبر پہنچائی جا چکی ہے کہ ڈچ مترجم قرآن نے بفضلہ تعالےٰ بیعت کر لی ہے۔ ان کا حلقہ بگوش احمدیت ہونا ہمارے لئے ازدیاد ایمان کا باعث ہوا۔ ان کا احمدیت کو قبول کرنا قرآن کریم، اسلام اور احمدیت کی صداقت کا بین اور روشن ثبوت ہے ہماری اس اسلامی بہن مسز زمرمان Mrs Zimmerman نے قبول احمدیت کے بارہ میں اپنے جذبات کا اپنے مضمون میں ذکر کیا ہے۔ اس کا ترجمہ قارئین الفضل کے لئے درج ذیل ہے۔ یہ مضمون جہاں احباب کرام کے لئے روحانی لذت کا باعث ہوگا وہاں مخالفین احمدیت کے لئے حجت کا باعث بھی ہوگا۔ ہمارے مخالفین کو معلوم ہو سکیگا کہ کس طرح مخالف حالات میں اللہ تعالیٰ نے احمدیت کی اشاعت کے سامان مہیا فرما رہا ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا الہام "میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا" کس شان و شوکت سے پورا ہو رہا ہے۔ احباب دعا فرمادیں کہ ہماری بہن کی بیعت ہالینڈ میں استحکام احمدیت کا باعث ہو اور اللہ تعالےٰ ہماری حقیر کوششوں کو اپنی جناب میں نوازے اور ترقی احمدیت کے بارہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہامات اور پیشگوئیوں کو جلد از جلد پورا فرمائے۔ اللہم آمین

(خاکسار عبد اللطیف واقف زندگی مبلغ ہالینڈ)

"میرا قبول احمدیت"

"۱۹۳۵ء کا سال میرے لئے تاریخی حیثیت رکھتا ہے۔ اس سال کے شروع میں میں بمباری سے مسمار شدہ لنڈن میں پہنچی ہی تھی کہ مجھے ایک Translation Bureau کی طرف سے ملاقات کے لئے پیغام ملا۔ مجھے بتایا گیا کہ یہ ملاقات قرآن کریم کے ڈچ زبان میں ترجمہ کے سلسلہ میں ہے۔ مجھے آخری تین صد ۳۰۰ صفحات کا ترجمہ کرنے کے لئے کہا گیا۔ اس پر مجھے خواہش پیدا ہوئی کہ میں دیکھوں کہ پہلے حصہ کا ترجمہ کیسا ہوا ہے۔ میں پہلے حصہ کے چند صفحات کو اپنے گھر واپس لوٹی اور ان کا بنظر غائر مطالعہ کیا۔ اس ترجمہ کا میری طبیعت پر بہت بڑا اثر ہوا۔ مترجم نے پرانی ڈچ زبان میں جس کو آجکل سمجھنا بھی مشکل ہے۔ ترجمہ کیا ہوا تھا۔ اور پھر ترجمہ کا [illegible] بھی اتنا اچھا نہ تھا۔ اس لئے میں نے ترجمہ کرنے سے انکار کر دیا۔ میرے لئے اس کام کو کرنا اسلئے بھی دوبھر تھا کہ میری پیدائش اور تربیت عیسائی ماحول میں ہوئی تھی جس میں گناہ کا تصور بالکل ہی اور ہے۔ اس امر کو مانتے ہوئے کہ حضرت مسیح ہمارے گناہوں کی خاطر مصلوب ہو گئے قرآن کریم کی تعلیمات میرے لئے صدمہ کا موجب ہوئیں۔ کیونکہ قرآن کریم میں اعمال پر بہت زور دیا گیا ہے اور گناہوں کی پاداش میں سزا کا بھی ذکر ہے۔ اس لحاظ سے بھی قرآن کریم کا ترجمہ کرنا میرے لئے محال تھا آخر لمبی سوچ اور گہرے غور کے بعد میں نے اس مبارک کام کو سرانجام دینے کا فیصلہ کیا اور میں نے دفتر کے ڈائرکٹر سے تمام قرآن کا ترجمہ اپنے [illegible] اور موجودہ ڈچ زبان میں کرنے کی اجازت لے لی۔ میں نے دن اور رات اس کام کو سرانجام دینے کے لئے صرف کیا۔ اور ابتدائی ۲۰۰ صفحات کا ترجمہ کر کے میں ڈائرکٹر کے پاس لے کر گئی۔ اس موقعہ پر اس امر کا ذکر کئے بغیر نہیں رہ سکتی کہ جب میں ڈائرکٹر کو ملنے گئی تو ہماری قرآن کریم کے متعلق لمبی گفتگو ہوئی۔ ڈائرکٹر نے اس مقدس کتاب کے متعلق نہایت ہی توہین آمیز کلمات استعمال کئے۔ بعد میں بھی اس کا رویہ یہی رہا۔ اور اس نے کئی بار متواتر وہاں قرآن کریم کی توہین کو جاری رکھا جس کا میری طبیعت پر بہت بڑا اثر ہوا۔ لیکن جلد ہی جب میں دوبارہ اسے ملنے گئی تو میں نے اسے نہایت ہی تکلیف دہ حالت میں پایا۔ اسے Lamb ago کا شدید حملہ ہوا۔ میں نے اسے فوری طور پر گھر پہنچانے کا انتظام کیا۔ جہاں اگلے روز ہی وہ اس جہان سے رخصت ہو گیا کچھ روز کے بعد دوسری ڈائریکٹر جس نے اس گفتگو میں حصہ لیا تھا بیمار ہوئی اور اس مقدس کتاب کی توہین کی وجہ سے اللہ تعالےٰ کی گرفت سے نہ بچ سکی اور ہسپتال میں اس جہان سے چل بسی۔ ان واقعات نے میری طبیعت پر گہرا اثر کیا۔ لیکن ابھی خدا تعالےٰ نے اس مقدس کتاب کی صداقت کو میرے قلب پر اور منقوش کرنا تھا۔ خدا تعالیٰ کا کرنا ایسا ہوا کہ ان واقعات کے بعد اس دفتر کا [illegible] جس نے اس توہین آمیز اور مضحکہ خیز گفتگو میں حصہ لیا تھا جنوبی امریکہ گیا۔ اسکے جانے کے تین ہفتہ کے اندر اندر ہی مجھے علم ہوا کہ وہ بھی الٰہی گرفت کا شکار ہو چکا ہے۔ اور اس دنیا سے کوچ کر گیا ہے۔ ایک اور سکرٹری جس نے اس توہین میں کبھی بھی حصہ نہ لیا تھا صحیح و سلامت رہی۔ ان واقعات نے میری دنیا ہی بدل ڈالی۔ میری طبیعت پر قرآن کریم کی صداقت اور حقانیت کا سکہ بیٹھنا شروع ہوا۔ اور اس کتاب کی عظمت کا میرے دل پر گہرا اثر ہوا۔ انہی واقعات نے میری توجہ اسلام کی طرف مبذول کی۔ میں نے ان واقعات کا اسلئے بھی ذکر کر دیا ہے تاکہ یہ مخالفین کے لئے حجت کا باعث ہو سکیں میں اپنے مولا کریم کا شکریہ ادا کرتی ہوں کہ اس نے مجھے اس کام کے کرنے کی سعادت عطا فرمائی۔ میں نے ترجمہ کے دوران میں اس مقدس کتاب سے جو روحانی شیرینی اور پر کیف روحانی اثرات حاصل کئے وہ الفاظ میں بیان نہیں ہو سکتے۔ خدا تعالیٰ نے مجھے اپنی رحمت سے نوازا۔ جو روشنی میں نے قرآن کریم سے حاصل کی وہ خدا تعالیٰ کی صفت رحمانیت اور رحیمیت کا نتیجہ ہے خدا تعالےٰ نے میرے ساتھ بالخصوص اپنی رحمت کا سلوک کیا۔ ترجمہ کے دوران میں میں قرآن کریم کی صداقت کی دل سے قائل ہو چکی تھی۔ میں نے قرآن شریف سے لگاؤ اور تعلق کو بڑھانے کیلئے لنڈن مسجد میں گاہے بگاہے جانا شروع کیا اور احمدیت کا مطالعہ کرنا شروع کیا میرے ساتھ ہر دفعہ برادرانہ اخوت اور محبت کا سلوک کیا گیا۔ اور میری روحانی تشنگی دور کرنے کے سامان مہیا کئے جاتے رہے۔ اس محبت اور اخوت بھرے سلوک نے مجھے احمدیت کے بہت ہی قریب کر دیا۔ ہالینڈ آنے پر تھوڑے عرصہ میں ہی یہاں مشن قائم ہو گیا۔ یہاں تینوں مبلغین نے میری تربیت کے لئے اخلاص اور محنت سے کام کیا۔ مجھے کتب مطالعہ کے لئے انہوں نے دیں۔ زبانی لمبے لمبے وقت تک اپنا قیمتی وقت مجھ پر صرف کرتے رہے۔ ان کی مخلصانہ کوششوں کی وجہ سے مجھے احمدیت جیسی نعمت دستیاب ہوئی۔ میں ہمیشہ اپنے تینوں بھائیوں کی ممنون رہوں گی۔ جن کے ہاتھوں میری نجات کے سامان مہیا ہوئے۔ آخر میں میں نہایت ہی ادب سے درخواست کروں گی کہ وہ ہم سب کے لئے دعائیں کرتے رہیں۔ اس امر کے لئے خاص طور پر دعا فرمادیں کہ اللہ تعالےٰ میرے خاوند اور میرے گھر کے دیگر افراد کے قلوب کو بھی اس روشنی سے منور کرے اور ان کی نجات کے بھی سامان مہیا فرمائے۔ میں خاص طور پر اپنے بیٹوں بھائیوں کے لئے بھی دعا کی درخواست کرتی ہوں۔ اللہ تعالےٰ ہمارے ساتھ راضی ہو اور ہمیں اپنے فرائض کو سمجھنے اور انہیں پوری طرح سرانجام دینے کی توفیق عطا فرمائے۔ اللہم آمین

آپ کی اسلامی بہن

مسز زمرمان

(M. Zimmerman)

چاہیئے کہ خدا تعالیٰ کی نعمتوں کا نشان تم سے ظاہر ہو

حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:-

مَنْ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ نِعْمَةً فَاِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ اَنْ يُّرٰى اَثَرُ نِعْمَتِهٖ عَلٰى عَبْدِهٖ (احمد)

جب کسی بندے پر اللہ تعالےٰ کوئی نعمت نازل فرماتا ہے۔ تو وہ یہ پسند فرماتا ہے۔ کہ اس کی نعمت کا نشان اس بندے پر نظر آئے (نظارت تعلیم و تربیت)

نصرت گرلز ہائی سکول کے اجراء کے متعلق مزید اعلان کا انتظار فرماویں

نظارت تعلیم و تربیت کی طرف سے اعلان کیا گیا تھا کہ انشاء اللہ العزیز ۱۱ ستمبر ۴۸ء کو سکول کھل جائے گا۔ لیکن ہمیں افسوس ہے کہ عمارت ابھی تک پناہ گزیں احباب سے خالی نہیں ہوئی اور اسکے بعد بھی غالباً صفائی اور دیگر انتظامات پر بھی کچھ وقت لگے۔ اس لئے احباب نوٹ فرمادیں کہ سکول کے اجراء کی معین تاریخ کا اعلان بعد میں کیا جائے گا۔

ناظر تعلیم و تربیت

الحاج خواجہ ناظم الدین

الحاج خواجہ ناظم الدین نے کل چار بجے شام شہنشاہ جارج ششم کی ہر تصدیق کے بعد گورنمنٹ ہاؤس میں گورنر جنرل کے عہدے کا حلف اٹھایا۔ آپ پاکستان کے صف اول کے سیاست دانوں میں سے ہیں اور ہمیشہ ہی قوم کی بہبود کے لئے مصروف رہے ہیں آپ کے انتخاب کو ہر حلقوں میں سراہا گیا ہے۔ امید ہے آپ کی مخلصانہ خدمات قوم کے لئے بہت بابرکت ثابت ہوں گی۔ آپ ڈھاکہ کے نوابوں کی اولاد میں سے ہیں۔ ۱۹ جولائی ۱۸۹۴ء کو احسن منزل ڈھاکہ میں خواجہ نظام الدین مرحوم کے ہاں پیدا ہوئے ایم۔ اے۔ او کالج علیگڑھ میں تعلیم پائی۔ اس کے بعد ولائت تشریف لے گئے۔ اور کیمبرج میں تحصیل علم کرتے رہے اگست ۱۹۲۴ء میں ایک معزز اور مشہور زمیندار مسٹر کے۔ ایم۔ اشرف کی صاحبزادی نرمیدہ شاہ بانو سے آپ کا عقد باندھا گیا۔

آپ بمشکل ۲۸ سال کے ہوں گے جب کہ آپ نے سیاسیات میں حصہ لینا شروع کر دیا تھا ۱۹۲۲ء کا زمانہ تھا جب آپ ڈھاکہ میونسپلٹی کے صدر منتخب ہوئے۔ اور ۱۹۲۹ء تک کرسی صدارت پر فائز رہے۔ اسی اثنا میں آپ ڈھاکہ یونیورسٹی کی ایگزیکٹو کونسل کے بھی ممبر رہے ۱۹۲۹ء میں ۳۵ سال کی عمر میں آپ بنگال میں وزیر تعلیم مقرر ہوئے۔ اور ۱۹۳۴ء تک اپنے فرائض کو نہائت خوش اسلوبی سے سرانجام دیتے رہے۔ آپ کے ہی عہد وزارت میں اور آپ کی ہی کوششوں کے نتیجہ میں ۱۹۳۰ء میں بنگال میں لازمی ابتدائی تعلیم کا بل بنگال لیجسلیٹو اسمبلی نے پاس کیا۔ مئی ۱۹۳۴ء میں آپ بنگال ایگزیکٹو کونسل کے ممبر منتخب ہوئے۔ اور ۱۹۳۵-۳۶ء میں زرعی قرضوں اور دیہات سدھار کے بل پاس کرانے کی وجہ سے عوام میں بہت مشہور ہو گئے۔

گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ ۱۹۳۵ء کے ماتحت جب ۱۹۳۷ء میں بنگال میں پہلی ملکی وزارت معرض وجود میں آئی تو آپ وزیر داخلہ مقرر ہوئے۔ اور دسمبر ۱۹۴۱ء تک اس عہدہ پر فائز رہنے کے بعد مستعفی ہو گئے ۱۹۴۲ء سے مارچ ۱۹۴۳ء تک آپ بنگال لیجسلیٹو اسمبلی میں حزب مخالف اور مسلم لیگ پارلیمنٹری پارٹی کے لیڈر بنے رہے۔ ۲۴ اپریل ۱۹۴۳ء کو آپ نے مسلم لیگ کی وزارت کی تشکیل کی۔ اور مارچ ۱۹۴۵ء تک ڈیفنس سول اور ہوم کے محکموں کو سنبھالے رکھا۔ آپ ۱۹۳۷ء تا ۱۹۴۷ء تک مسلسل دس سال تک آل انڈیا مسلم لیگ کی مجلس عاملہ کے رکن رہے ۱۹۴۶ء میں یونائیٹڈ سٹیٹس امریکہ میں جانے والے فوڈ ڈیلیگیشن کے ہمراہ آپ گئے جنیوا میں منعقد ہونے والے لیگ آف نیشنز کے اجلاس میں ہندوستان کی نمائندگی کا شرف آپکو حاصل ہوا کہا جاتا ہے آپ کو کھیلوں سے بہت دلچسپی ہے اور آپ اپنے وقت کے بہترین کھلاڑی رہے ہیں آپ ۱۹۳۶ء میں حج بیت اللہ کے لئے تشریف لے گئے۔

(خاکسار منیر احمد منیش)

ضروری اعلان

برائے انسپکٹران بیت المال صدر انجمن احمدیہ پاکستان

جملہ انسپکٹران بیت المال کی آگاہی کے لئے بذریعہ اعلان ہذا یاددہانی کرائی جاتی ہے کہ اپنے اپنے حلقہ میں جہاں بھی پناہ گزین آباد ہیں۔ ان کو پوری کوشش اور توجہ سے تلاش کر کے منظم کریں۔ جہاں جماعت بن سکتی ہے وہاں جماعت بنا دیں اور جہاں ایک دو احمدی ہوں ان کو کسی قریب کی جماعت کے ساتھ شامل کریں۔ باہر سے شکائتیں آرہی ہیں۔ کہ انسپکٹر بیت المال پناہ گزینوں کے پاس نہیں پہنچ رہے۔ پناہ گزینوں کی تنظیم کا کام نہایت ضروری اور اہم ہے۔ اپنی کوشش سے دفتر کو بھی مطلع کرتے رہیں

(نظارت بیت المال)

ولادت

مورخہ ۵ ستمبر کو ملک المنیر مولوی نور الحق صاحب مولوی فاضل کے ہاں لڑکی پیدا ہوئی ہے۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے امتہ النور نام تجویز فرمایا۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔

وصیل زر و انتظامی امور کے متعلق منیجر الفضل کو مخاطب کیا کریں

قادیان کے متعلق جھوٹی خبریں

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رتن باغ ۔ لاہور)

اخبار پرتاپ دہلی کی اشاعت مورخہ ۸ ستمبر ۱۹۴۸ء میں ایک امرتسر سے آئی ہوئی خبر شائع ہوئی ہے۔ کہ قادیان میں مقبرے کے پاس ایک اسلحہ ساز فیکٹری پکڑی گئی ہے۔ جس میں سے بہت سا ناجائز سامان برآمد ہوا ہے۔ اور اس کے نتیجے میں بارہ مسلمان گرفتار کئے گئے ہیں۔ اس کے بعد اسی تسلسل میں اخبار جے ہند جالندھر کی اشاعت مورخہ ۱۳ ستمبر ۱۹۴۸ء میں یہ خبر شائع ہوئی ہے۔ کہ قادیان کے مقبرہ بہشتی کے پاس جو اسلحہ ساز فیکٹری پکڑی گئی ہے۔ اس کے نتیجہ میں آٹھ مزید مسلمان گرفتار کئے گئے ہیں:۔

ہم نے قادیان کے دوستوں سے دریافت کیا ہے۔ اور وہاں سے یہ جواب موصول ہوا ہے۔ کہ یہ خبر بالکل غلط اور بے بنیاد ہے۔ لہٰذا احباب کی تسلی کے لئے یہ تردید شائع کی جارہی ہے۔ ہم حکومت مشرقی پنجاب کو بھی توجہ دلا رہے ہیں۔ کہ حکومت کی طرف سے ان خبروں کی تردید کی جائے۔ اور آئندہ اس قسم کی خبروں کی اشاعت میں اس کے سوا اور کوئی غرض نہیں ہو سکتی کہ قادیان کے مسلمانوں کے خلاف غیر مسلموں کو اکسایا جائے اور ایک مسموم فضاء پیدا کر دی جائے پس گورنمنٹ کا فرض ہے کہ اس قسم کے امکانی خطرات کا پوری طرح سدباب کرے۔ فقط۔ والسلام خاکسار مرزا بشیر احمد رتن باغ لاہور ۱۵/۹/۴۸

قادیان میں عید الاضحیہ کی قربانی!

جو دوست قادیان میں قربانی کرانا چاہیں وہ فوراً اطلاع بھجوا دیں!

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب۔ رتن باغ لاہور)

مولوی عبد الرحمٰن صاحب فاضل امیر جماعت احمدیہ قادیان سے اطلاع دیتے ہیں۔ کہ جو دوست آنے والی عید الاضحیہ کی قربانی قادیان میں کرانا چاہتے ہوں۔ ان کی طرف سے اطلاع ملنے پر قادیان میں اس کا انتظام کیا جا سکتا ہے۔ بشرطیکہ وقت پر اطلاع پہنچ جائے۔ قربانی صرف بکرے یا بھیڑ کی ہو سکتی ہے جس کے لئے روپیہ پیشگی آنا چاہیئے۔ پس جو دوست آنے والی بڑی عید پر قادیان میں قربانی کرانا چاہیں وہ مولوی عبد الرحمٰن صاحب فاضل امیر جماعت احمدیہ دار المسیح قادیان ضلع گورداسپور کو پوسٹ کارڈ کے ذریعہ اطلاع بھجوا دیں اور ساتھ ہی علی الحساب بیس روپے کی رقم بھی مولوی صاحب موصوف کو منی آرڈر کے ذریعہ بھجوا دیں۔ قادیان میں اس وقت کچھ اوپر تین سو دوست ہیں پس جو دوست قادیان میں قربانی کرانا چاہیں۔ وہ اس تعداد کو مدنظر رکھیں۔ تاکہ ضرورت سے زیادہ رقوم نہ بھجوا دی جائیں۔ نیز کافی عرصہ پہلے سے اطلاع جانی چاہیئے۔ کیونکہ ڈاک میں کافی دن لگ جاتے ہیں اور منی آرڈر تو اور بھی زیادہ دن لیتا ہے فقط۔ والسلام:۔

خاکسار مرزا بشیر احمد۔ رتن باغ۔ لاہور ۱۴/۹/۴۸

حکومت ہندوستان کے کرنسی نوٹ

حکومت پاکستان نے چند ماہ سے اپنے علیحدہ کرنسی نوٹ جاری کئے ہوئے ہیں۔ تاکہ پاکستان کے نوٹ مناسب وقت میں پاکستان میں ہندوستان کے نوٹوں کی جگہ لے سکیں۔ ہندوستان کے نوٹ غالباً ۳۰ ستمبر کے بعد پاکستان میں جاری نہیں رہیں گے۔ جماعتہائے احمدیہ پاکستان کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ دفتر محاسب میں جو احباب چندہ جات یا امانتوں کے طور پر ہندوستان کے نوٹوں میں روپیہ جمع کروانا چاہتے ہوں ان کا روپیہ ۲۶ ستمبر تک دفتر محاسب میں پہنچ جانا چاہیئے۔ ستمبر کی آخری تاریخوں میں چونکہ بنکوں میں بے حد رش ہو گا۔ اس لئے سہولت کے لئے ۲۶ ستمبر تک ہندوستانی کرنسی کے نوٹ ہمیں پہنچا دیئے جائیں۔ اگر ان تاریخوں کے بعد ہمیں ہندوستانی نوٹ موصول ہوئے اور ہم باوجود کوشش کے بنک میں جمع نہ کروا سکے۔ تو دفتر محاسب پر کوئی ذمہ داری عائد نہ ہو گی۔ اور ہم فرستندہ کو نوٹ واپس بھجوا دیں گے۔ نیز احباب مہربانی کر کے ہندوستان کرنسی کے صحیح سالم نوٹ ہی بھجیں۔ دفتر محاسب بوجہ اس کے کہ ہندوستان کے کٹے پھٹے اور بوسیدہ نوٹوں کے بدلوانے کے اب پہلے سے انتظامات نہیں رہے۔ ایسے نوٹ لینے سے معذور ہو گا۔

ہندوستان کی جماعت کی خدمت میں درخواست کی جاتی ہے۔ کہ وہ روپیہ بذریعہ بنک ڈرافٹ پوسٹل آرڈرز یا منی آرڈرز بھجوایا کریں۔ تا ہندوستان کے کرنسی نوٹوں کے تبادلہ کا سوال ہی پیدا نہیں ہوا

(محاسب صدر انجمن احمدیہ پاکستان لاہور)

عبد المجید صاحب بھٹی کہاں ہیں؟

عبد المجید صاحب بھٹی جو چند ماہ ہوئے۔ امریکہ سے واپس آئے ہیں۔ جہاں بھی ہوں اپنے موجودہ پتہ سے مطلع فرمائیں۔ وہ امریکہ سے کچھ سامان لائے تھے۔ مگر اب ایک عرصہ سے لاپتہ ہیں۔ قریباً ڈیڑھ ماہ ہوا۔ ان کا ایک خط حیدرآباد سندھ سے میرے پاس آیا تھا۔ مگر اس خط میں بھی انہوں نے اپنا پتہ درج نہیں کیا۔ اور نہ ہی اس کے بعد آج تک وہ لاہور پہنچے ہیں اگر کسی صاحب کو ان کا پتہ معلوم ہو۔ یا وہ خود اس اعلان کو دیکھیں تو مجھے اطلاع دے کر ممنون کریں

(مرزا بشیر احمد رتن باغ ۔ لاہور) ۱۲ $\frac{9}{48}$

بڑی قربانی وہی کر سکتا ہے جو چھوٹی قربانی کر سکتا ہے

یوں فخر کر لینا کہ ہم مسلمان ہیں یا مسلمانوں کی اولاد ہیں اور بات ہے اور کام کرنا اور بات ہے اسلام پر اس وقت جو نازک دور آیا ہے۔ وہ ایسا نہیں۔ کہ مرد اور عورت کی قربانی کے بغیر اس میں سے گذرا جا سکے۔ اب وقت آ گیا ہے۔ کہ ہر مرد اور عورت یہ سمجھ لے کہ اب اس کی زندگی اپنی نہیں بلکہ اس کی زندگی کی ایک ایک گھڑی اسلام کے لئے وقف ہے اور وہ یہ سمجھ لینا چاہیئے کہ زندہ رہ کر اگر ذلت کی زندگی بسر کرنا پڑے تو اس سے ہزار درجہ بہتر یہ ہے۔ کہ وہ اسلام کی خاطر لڑتا ہوا مارا جائے۔"

(قیام پاکستان اور ہماری ذمہ واریاں صفحہ ۸)

بڑی قربانی بشاشت قلب سے وہی کر سکتا ہے۔ جو چھوٹی قربانی کر سکتا ہو۔ اس وقت جو احمدی اپنے مال اور اپنی آمد کے $\frac{1}{10}$ حصہ کی وصیت اسلام کی خاطر نہیں کرتا وہ کس طرح یہ دعویٰ کر سکتا ہے۔ کہ وہ اسلام کی خاطر لڑتا ہوا مارا جائیگا۔ اسلام کی خاطر وہی احمدی خوشی سے موت قبول کر سکتا ہے۔ جو خوشی سے اسلام کی خاطر اپنی مال اور اپنی جائداد اور اپنی آمد کے $\frac{1}{10}$ حصہ کی وصیت کرتا ہے۔

(سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

تجارت میں دیانتداری

ہی کامیابی کا سب سے بڑا گر ہے۔ اگر آپ کو لاہور سے مال منگوانے کے لئے کسی دیانتدار فرم کی خدمات کی ضرورت ہے۔ تو ہم سے خط وکتابت فرمائیں۔ اور آرڈر دیں:-

الفضل اور دیگر اخبارات پر مناسب جگہوں پر اشتہارات دینے کے لئے بھی ہماری خدمات سے فائدہ اٹھائیں:-

یونیورسل ٹریڈنگ اینڈ مینوفیکچرنگ کمپنی جودھامل بلڈنگ لاہور

درخواست دعا

میری بیوی عرصہ دو سال سے بیمار چلی آرہی ہے۔ اور اب پندرہ روز سے ڈنکشن ہسپتال میں زیر علاج ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ اسے جلد سے صحت اور تندرستی عطا کرے

خاکسار ڈیرہ اخدین ممبر داد گوکھووال چک ۲۷۶ لائلپور

الفضل میں اشتہار دینا کلید کامیابی ہے!

نارتھ ویسٹرن ریلوے
اطلاع

(۱) والٹن ٹریننگ سکول لاہور چھاؤنی کی سگنیلرز اور سٹیشن ماسٹر گروپ سٹوڈنٹس کلاسز میں داخلے کے خواہشمند امیدواروں کیطرف سے درخواستیں مطلوب ہیں۔ یہ کورس یکم نومبر ۱۹۴۸ء سے شروع ہونے والے ہیں (۲) سگنیلرز کی ۵۰ غیر مستقل اسامیاں اور سٹیشن ماسٹر گروپ سٹوڈنٹس کی ۵ عارضی جگہیں خالی ہیں (۳) درخواست کنندگان کو چاہیئے۔ کہ پہلے حکومت پاکستان کی طرف سے قائم شدہ کسی ایمپلائمنٹ ایکسچینج کے دفتر میں اپنا نام درج رجسٹر کرائیں اور اپنی درخواستوں کے ہمراہ اس کا تحریری ثبوت مہیا کریں (۴) ہر امیدوار کم از کم سیکنڈ ڈویژن میٹرک پاس ہو۔ یا پھر جونیر کیمبرج یا اس کے مساوی کوئی اور امتحان پاس کر چکا ہو۔ عمر یکم نومبر ۱۹۴۸ء کو ۱۸ سے کم اور ۲۰ سال سے زائد نہیں ہونی چاہیئے۔ اچھوت اقوام کی صورت میں تین سال کی مزید رعایت دی جا سکتی ہے۔ (۵) درخواستیں سرٹیفکیٹوں کی مصدقہ نقول سمیت مقررہ فارموں پر ڈپٹی جنرل منیجر (پرسنل) این۔ ڈبلیو۔ آر لاہور کے نام بذریعہ ڈاک آنی چاہیئں۔ یہ فارم بڑے اسٹیشنوں کے اسٹیشن ماسٹروں سے ایک روپیہ فی فارم کے حساب سے مل سکتے ہیں۔ درخواستوں کے لفافوں پر درخواست کی نوعیت ظاہر کر دینی چاہیئے۔ مثلاً یہ لکھ دیا جائے۔ "برائے عارضی سگنیلرز" یا "برائے سٹیشن ماسٹر گروپ سٹوڈنٹس" دفتر میں درخواستیں موصول ہونے کی آخری تاریخ ۲۵ ستمبر ۱۹۴۸ء ہے۔ منتخب شدہ امیدواروں کو نارتھ ویسٹرن ریلوے لاہور کے ہیڈ کوارٹر آفس میں انٹرویو کے لئے بلایا جائے گا۔ اور انہیں پاس بھی مہیا کئے جائیں گے۔ ان کو اصل سرٹیفکیٹ اپنے ہمراہ لانے چاہیئں حضرت مانیٹری کا سرٹیفکیٹ بالآخر کامیاب ہونے والے امیدواروں کو ڈاکٹری معائنہ میں کامیاب ہونا پڑے گا۔ سگنیلرز کو C اور ایس ایم گروپ سٹوڈنٹس کو B میں نیز والٹن ٹریننگ سکول میں داخل ہونے سے پہلے تیس روپے بطور ضمانت معاہدہ کے ٹکٹ کی قیمت ایک روپیہ اور خوراک کا ضمانت کے طور پر ۱/۸/۰ روپے پہلے جمع کرانے پڑیں گے (۶) ٹریننگ کورس کے دوران میں سگنیلرز کے درمیان کو ساڑھے تین مہینے سکول میں اور ۲ ہفتے لائن پر کام کرنا ہوگا۔ سٹیشن ماسٹر گروپ سٹوڈنٹس چھ ماہ سکول میں پڑھائی۔ اور دو ہفتے لائن پر کام کریں گے۔ اس عرصہ میں ۲۸ روپے ماہوار الاؤنس ملے گا۔ جس میں سے ۱۲/۸/- خوراک وغیرہ کے کاٹ لئے جائیں گے۔ ملازمت کی کوئی گارنٹی نہیں ہے۔ لیکن وہ انہیں تعلیمی عرصہ کے کامیاب اختتام پر روک لیا جائے گا ۴۰ — ۲ — ۲$\frac{1}{2}$ — ۳۰ کے سکیل میں ۴۰/- روپے ماہوار تنخواہ لینا شروع کریں گے۔ مہنگائی اور دیگر الاؤنس معہ سستے نرخ پر خورد ونوش کی اشیاء کی فراہمی کی مراعات کے اس کے علاوہ ہوں گے۔ تنخواہ کا یہ سکیل پاکستان پے کمیشن کی سفارشات کے عمل میں آنے پر بدلا بھی جا سکتا ہے۔

ڈپٹی جنرل منیجر (پرسنل)

سیالکوٹ کیلئے جی ٹی ایس سروس لمیٹڈ کی آرام دہ بسوں میں سفر کریں جو کہ وقت مقررہ پر سرائے سلطان سے چلتی ہیں کرایہ واجبی شیڈول ریٹ کے مطابق لیا جاتا ہے

مہر داد خان منیجر جی ٹی ایس سروس لمیٹڈ سرائے سلطان لاہور

حب اٹھرا (رجسٹرڈ)

حمل گر جانا۔ مردہ بچے پیدا ہونا یا پیدا ہو کر مندرجہ ذیل امراض سے فوت ہو جانا مثلاً سبز پیلے دست قے دردیلی۔ عشی۔ نمونیہ۔ تشنج۔ سوکھا۔ زہرباد وغیرہ اس کیلئے ہماری تیار کردہ مجرب و مستند حب اٹھرا نعمت غیر مترقبہ ہے اس کے استعمال سے بچہ اٹھرا کے اثرات سے محفوظ۔ مضبوط جسم چالاک ذہن اور خوبصورت پیدا ہو کر والدین کیلئے راحت کا موجب ہوتا ہے مکمل خوراک گیارہ تولہ قیمت فی تولہ ڈیڑھ روپیہ یکمشت منگوانے پر تیرہ روپے بارہ آنے علاوہ محصول ڈاک: حکیم نظام جان اینڈ سنز چوک گھنٹہ گھر۔ گوجرانوالہ

غیر مسلم اقوام کیلئے بیس ۲۰۰۰۰ ہزار روپیہ انعام

دنیا کی تمام مذہبی کتب سے یہ ثابت ہے۔ کہ جب لوگ اپنے مذہب کی اصل تعلیم فراموش کر کے گمراہ ہو جاتے ہیں۔ تو خدا تعالیٰ پھر ان کو راہ راست پر لانے کیلئے ربانی مصلح مبعوث فرماتا ہے۔ قرآن شریف سے بھی یہ عقیدہ ثابت ہے۔

مگر جب سے خدا تعالیٰ نے اسلام کو تمام جہان کے لئے ایک عالمگیر مذہب قائم کیا۔ اسوقت سے اُن اقوام میں یہ سلسلہ موقوف کیا گیا۔ اور صرف اسلام میں ہی یہ جاری رکھا گیا ہے۔ اگر کوئی غیر مسلم صاحب اس حقیقت کو جھٹلائیں۔ اور اپنی قوم میں اب بھی ربانی مصلح کا ظہور ثابت کریں اور اس منصب کے کسی مدعی کو پبلک میں پیش کریں۔ تو ہم ان کو بیس ہزار روپیہ انعام دینے کے لئے تیار ہیں:-

عبد اللہ الہ دین سکندر آباد دکن

ہر کاروبار کے لئے چھپے چھپائے رجسٹر و سامان سٹیشنری

تھوک و پرچون خریدنے کا پتہ

لائل پریس سٹیشنری ڈپو ہسپتال روڈ۔ لاہور (ٹیلیفون نمبر ۸۸۷)

اب۔ دہلی نہیں۔ لاہور گھر کی تمام طبی ضروریات کیلئے علامہ حکیم سعید احمد پھلوی ماہر نبض کی خدمات سے فائدہ اٹھائیں۔ مایوس مریضوں کیلئے امید گاہ ہے اسے کاٹ کر اپنے پاس رکھیے۔ اور مایوس مریضوں کو دیدیجئے۔ منیجر دہلی دواخانہ بالمقابل اڈہ تانگہ لوہاری گیٹ۔ لاہور

حجاج کیلئے پکی سڑک کا انتظام

مکہ معظمہ ۱۵ ستمبر۔ اس سال حج کے لئے بہت سی سہولتیں مہیا کی گئی ہیں۔ صفا اور مروہ کے درمیان اس سال پختہ سڑک بنا دی گئی ہے اور سڑک پر بجلی کی روشنی کا بھی انتظام کر دیا گیا ہے تاکہ وادی ابراہیم تک جانے کے لئے موٹروں کے سفر میں آسانی ہو جائے۔ کعبہ کے ارد گرد بجلی کے پنکھوں کا انتظام بھی کر دیا گیا ہے شاہ عبدالعزیز ابن سعود بذریعہ ہوائی جہاز یہاں تشریف لائے ہیں۔ وہ اس سال حج کی نماز ادا کریں گے۔ آجکل وہ اس کے نزدیک ایک خیمول والے شہر میں مقیم ہیں۔ اس میں بجلی کا کافی انتظام ہے۔ محکمہ صحت نے اعلان کیا ہے کہ اہل حجاز اور حاجیوں میں کسی قسم کی وبائی مرض کے پھوٹنے کا امکان نہیں ہے (اسٹار)

امیر عبداللہ کی شاہ عبداللہ سے ملاقات

عمان ۱۵ ستمبر۔ امیر عبداللہ اسکندریہ سے بذریعہ ہوائی جہاز یہاں پہنچے ان کا سرکاری طور پر خیر مقدم کیا گیا۔ وہ فوراً شاہ عبداللہ سے ملاقات کرنے اور اسکندریہ میں سیاسی کمیٹی کے اجلاس کی روداد بیان کرنے کے لئے قصر شاہی پہنچے (اسٹار)

بغداد الجدید میں غائبانہ نماز جنازہ

بغداد الجدید (بہاولپور) ۱۵ ستمبر کل یہاں قائد اعظم کی وفات کا سوگ منانے کے لئے جامع مسجد میں ایک عام جلسہ ہوا۔ پاکستان کے عظیم المرتبت موسس کو پرجوش خراج عقیدت پیش کیا گیا مقرروں نے مسلمانوں میں مکمل اتحاد ہونے کی ضرورت پر زور دیا۔ شام کے وقت ۲۰ ہزار آدمیوں نے عیدگاہ میدان میں غائبانہ نماز جنازہ ادا کی (اسٹار)

ہوابازوں کی پرواز کا ریکارڈ

لندن ۱۵ ستمبر۔ جنوبی افریقہ۔ آسٹریلیا اور مشرق بعید کے راستوں پر مسافرت کرنے والے جہازوں کے ۸ ہوابازوں نے ایک کروڑ ہوائی میل کا راستہ پورا کر لیا ہے۔ سب سے زیادہ سفر کرنے والے ہواباز نے ۲۱ ہزار گھنٹوں میں ۳۵ لاکھ میل کا سفر طے کیا ہے (اسٹار)

گھڑی سازوں کیلئے نیا بجلی کا آلہ

لندن ۱۵ ستمبر۔ بجلی کے ایک نئے آلہ کی مدد سے گھڑی سازوں کو گھڑیوں کی خرابی معلوم کرنے اور ان کی مرمت کرنے کیلئے موجودہ وقت سے چوتھائی مدت لگا کرے گی۔ (اسٹار)

جانوروں کیلئے ایمبولنس سروس

لندن میں جانوروں کیلئے رات کے وقت ضرورت کیلئے ایک ایمبولنس سروس جاری کی گئی ہے (اسٹار)

قائداعظم کا سوگ منانے کیلئے لندن میں اجتماع

لندن ۱۵ ستمبر۔ کل لندن کے مسلمان اسلامی ثقافتی مرکز کے دلفریب چمن میں قائد اعظم کا سوگ منانے کے لئے جمع ہوئے۔ پاکستان سے ہزاروں میل دور اس اجتماع پر محمد علی جناح کی شخصیت کا اثر طاری تھا۔ پاکستان کے ہائی کمشنر مسٹر حبیب ابراہیم رحمت اللہ کی زیر قیادت سات قوموں کے نمائندوں نے ڈاکٹر امام ڈاکٹر علی عبدالقادر کے پیچھے غائبانہ طور پر نماز جنازہ ادا کی۔ دولت مشترکہ کے سیکرٹری مسٹر فلپ نوئل بیکر نے برطانیہ کی اور برطانیہ میں مصری سفیر امر پاشا نے مصر کی نمائندگی کی۔ دوسرے سفیروں اور وزیروں میں ایران کے محسن رئیس۔ شام کے ڈاکٹر نجیب الارمنازی۔ سعودی عرب کے شیخ حافظ وہبہ۔ ترکی کے ایرک بوہیمان اور شرق اردن کے عبدالمجید حیدر شامل تھے۔ اس اجتماع میں افغانستان کا نمائندہ بھی موجود تھا۔ اور برطانوی دفتر جنگ کی جانب سے جنرل سی۔ اے۔ پی کونس آئے تھے۔ پاکستانی زعما میں لندن میں اسپیشل مشن پر فوج کے چیف آف اسٹاف جنرل کاتھرون اور نواب بہاولپور شامل تھے۔

عزت مآب رچرڈ بیومانٹ نے جو حال ہی میں حیدرآباد سے واپس آئے ہیں۔ نظام حیدرآباد کے آئینی مشیر سر والٹر مانکٹن کی نمائندگی کی۔ شام کی ڈھلتی ہوئی دھوپ میں امام عبدالقادر کے اس بیان کو ماتم گساروں نے سنا کہ "قائداعظم محمد علی جناح ایک عظیم ترین شخصیت کے حامل تھے اور وہ تمام مسلمانوں کو محبوب تھے"۔ مسٹر ابراہیم رحمت اللہ نے گلوگیر آواز میں کہا کہ "پاکستان کا اعلیٰ مرتبت بانی ہم سے ایسے وقت جدا ہو گیا۔ جبکہ ہمیں اسکی انتہائی ضرورت تھی۔ لیکن اگرچہ وہ ہمیں چھوڑ کر چلا گیا ہے لیکن اس کا کام باقی ہے جس عمارت کی بنیاد وہ رکھ گیا ہے ہم زیادہ محنت کر کے اسکی تعمیر مکمل کر سکتے ہیں۔ اور ہمارا یہی فعل اس کی یادگار کیلئے خراج عقیدت کا کام دیگا"۔ اس اجتماع کی تصاویر وغیرہ لی گئیں۔ اور سورج ڈوبتے تک اجتماع نے خاموشی کے ساتھ دعا کر کے "قائداعظم کو خراج عقیدت پیش کیا۔ (اسٹار)

لندن میں دو ہزار مسلمانوں نے غائبانہ نماز جنازہ ادا کی

لندن ۱۵ ستمبر۔ پاکستان کے ہائی کمشنر مسٹر ابراہیم رحمت اللہ کے دفتر میں کاروں کا مسلسل تانتا بندھا رہا۔ ان کاروں میں بڑے بڑے سیاستدان۔ برطانوی کابینہ کے وزراء پارلیمنٹ کے ممبران اور دیگر اشخاص قائداعظم کی وفات حسرت آیات پر تعزیت کا اظہار کرنے کے لئے آئے۔ پاکستانی باشندے برطانیہ کے تمام صوبوں سے لندن میں آکر جمع ہو گئے تاکہ وہ اسلامی کلچر سنٹر واقع ریجنٹ پارک میں غائبانہ نماز جنازہ میں شرکت کر سکیں۔ اس جگہ قریباً دو ہزار کے قریب مسلمان جمع ہوئے۔ میدان میں ایک بڑا شامیانہ نصب کر دیا گیا تھا۔ اسلامی کلچر کے مرکز پر اس سے بھی زیادہ تعداد میں نماز جمعہ کے موقع پر مسلمانوں کے اجتماع کی توقع ہے اس میں دور دراز کے رہنے والے پاکستانی لوگ شامل ہونگے۔ ان میں پاکستان کے ہوائی بیڑے کے افسران بھی شامل ہونگے جو آجکل برطانیہ میں ٹکنیکل تربیت حاصل کر رہے ہیں تربیت کا مرکز ٹنگ ڈم میں واقع ہے (اسٹار)

گلوب پاشا کی اعلیٰ برطانوی افسران سے ملاقات

اشتراکی یہودیوں کی امداد کر رہے ہیں

لندن ۱۵ ستمبر گلوب پاشا چند دنوں میں واپس عمان روانہ ہونے والے ہیں انہوں نے مسلسل طور پر برطانیہ کے دفتر خارجہ کے بڑے بڑے افسران اور وزارت دفاع کے اعلیٰ افسران سے ملاقاتیں کیں۔ لیکن یہ ملاقاتیں ان کے اصل مقصد کے پیش نظر ثانوی حیثیت رکھتی ہیں۔ اُن کی یہاں آمد کا اصل مقصد اپنے اہل و عیال کے ساتھ رخصت کا عرصہ گذارنا تھا۔ یہاں اس بات کا علم ہے کہ انہوں نے یہاں شرق اردن کی مالی حالت کے متعلق بھی مذاکرات کئے۔ لیکن اسٹار کے نامہ نگار کو ایک ملاقات کے دوران میں بتلایا کہ وہ یہاں بہت زیادہ مصروف نہیں ہیں۔ گلوب پاشا نے فلسطین کے مسئلہ پر آئندہ چند ہفتوں سے زیادہ عرصے کیلئے اپنے خیالات کا اظہار کرنے سے انکار کر دیا انہوں نے کہا کہ عارضی صلح غالباً اس وقت تک جاری رہیگی جب تک کہ عرب ریاستوں کو اقوام متحدہ کے کسی اقدام کا علم نہ ہو جائے۔ لیکن اس سے زیادہ کسی بات کی پیشگوئی کرنا ناممکن ہے۔ گلوب پاشا نے کہا "موجودہ فوجی صورت حالات کے متعلق کچھ کہنا ناممکن ہے۔ جو کچھ شہادتیں ہمارے پاس موجود ہیں۔ اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ یہودیوں کو آہنی پردے کے پیچھے سے سامان جنگ مل رہا ہے۔ اور ان لوگوں کو بین الاقوامی پابندیوں کا بالکل پاس نہیں جو کہ اقوام متحدہ نے عائد کی ہوئی ہیں۔ عربوں کو بہت نقصان اٹھانا پڑا ہے کیونکہ مغربی طاقتوں نے اپنی پابندیوں کو ملحوظ خاطر رکھا ہے جو اقوام متحدہ کی طرف سے ان پر عائد ہیں۔ بعض ممالک نے اس کی طرف *

مسٹر احمد جعفر کو قائداعظم کے انتقال پر صدمہ

لندن ۱۵ ستمبر۔ مسٹر احمد جعفر نے اسٹار کے نامہ نگار کو بتلایا "مجھے قائداعظم کے انتقال پرملال کی خبر سُن کر جس قدر صدمہ ہے وہ الفاظ میں بیان نہیں کر سکتا۔ قائداعظم ہم سے ایسے وقت میں جُدا ہوئے ہیں جبکہ حالات نازک ہیں۔" مسٹر احمد ابھی یورپ سے واپس آئے ہیں۔ اور اس ہفتے دوبارہ یورپ روانہ ہو جائیں گے۔ (اسٹار)

یمن عدن کے ذریعے سامان حاصل کرنا چاہتا ہے

عدن ۱۵ ستمبر۔ یمن کے امام نے اپنے سیکرٹری ہاشم بن ہاشم کو عدن کی حکومت کے پاس ایک مشن پر روانہ کیا ہے اس کے ذریعے عدن کی حکومت سے درخواست ہے کہ وہ یمن کی حکومت کو ضروری اشیا فراہم کرے۔ معلوم ہوا ہے کہ عدن کی حکومت نے یمن کو زرعی اور موٹر کاریں ان کے پرزے اور ادویات مہیا کرنے پر رضامندی کا اظہار کیا ہے لیکن فلسطین کی موجودہ صورت کے پیش نظر اور اقوام متحدہ کی عارضی صلح کے پیش نظر برطانوی حکام یمن کو فوجی سامان مہیا نہیں کر سکتے۔ امام کے نمائندے ابھی تک عدن میں موجود ہیں خیال کیا جاتا ہے کہ برطانوی ایجنٹ غالباً دعوت نامہ موصول ہونے پر یمن کے دار الخلافہ طائز میں جائیں گے (اسٹار)

قائداعظم کو نواب خاران کا خراج عقیدت

کوئٹہ ۱۵ ستمبر۔ بلوچستان میں گورنر جنرل کے ایجنٹ کے نام ایک برقیہ میں نواب خاران میر حبیب اللہ خاں نے تحریر کیا ہے۔ کہ "میں نے اپنے قائداعظم کی وفات حسرت آیات کی افسوسناک خبر انتہائی رنج و ملال کے ساتھ سُنی۔ یہ نہ صرف پاکستان بلکہ تمام دنیائے اسلام کا نقصان ہے۔ خدا تعالیٰ انہیں اپنے جوار رحمت میں جگہ دے۔ اور خدا کرے کہ اہل پاکستان ان کے نقش قدم پر چلیں (اسٹار)

نہ کچھ دھیان نہیں دیا۔ مثلاً چیکوسلویکیہ برابر یہودیوں کو جنگ کا سامان مہیا کر رہا ہے جنگ جب شروع ہو گی۔ تو اس بات کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ کہ پانسہ کس حد تک سامان جنگ کی فراہمی کے لحاظ سے پلٹ چکا ہے۔

شرق اردن کی فوجی لحاظ سے حالت بہت ہی مشکل ہے۔ باقی عرب ریاستوں کی نسبت اُسے بہت دشواریوں کا سامنا ہے کیونکہ شرق اردن ان علاقوں سے بہت نزدیک ہے جہاں فلسطین کے یہودی آباد ہیں اس بات کا بالکل نہیں ہے کہ انہیں اس کا بالکل اشتہار ہو امکان ہے کہ انجام کار کیا ہوگا لیکن اسباب کا خیال کر لینا کہ شرق اردن تمام مشکلات سے علیحدہ رہیگا۔ درست نہیں ہے۔